اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری عافیت کے ذریعے سے تیری سزا سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے ذریعے سےتیرے قہر و غضب سے، میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو (بستر پر) نہیں پایا، پس میں نے تلاش کیا تو دیکھا کہ آپ رکوع یا سجدے کی حالت میں یہ فرما رہے ہیں: ”سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ“ اے اللہ! تو پاک ہے اپنی خوبیوں کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔ ایک دوسری روایت میں ہے: (تلاش کرتے ہوئے) میرا ہاتھ آپ کے پیروں کے تلوؤں میں جالگا، جب کہ آپ مسجد کے اندر (حالتِ سجدہ میں) تھے اور آپ کے دونوں پیر کھڑے تھے اور آپ یہ دعا پڑھ رہے تھے: ”اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ“ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے اور تیری عافیت کے ذریعے سے تیری سزا سے، اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے ذریعے سےتیرے قہر و غضب سے، میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے۔

[صحیح] [اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے۔]

اس حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دے رہی ہیں کہ ایک رات انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کو گم پایا یعنی آپ کو بستر پرموجود نہیں پایا، چنانچہ وہ آپ ﷺ کو ڈھونڈنے لگیں، ان کا خیال تھا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں، پھر انہوں نے آپ ﷺ کو رکوع یا سجدے کی حالت میں یہ دعا کرتے ہوئے پایا: ”سُبْحَانَكَ وبِحَمْدِكَ، لا إله إلا أنت“ اے اللہ! تو پاک ہے، میں تیری تعریف کے ساتھ تیری تسبیح بیان کرتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ یعنی میں تجھے پاک مانتا ہوں ان تمام چیزوں سے جو تیرے شایان شان نہیں اور میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں تیرے تمام افعال پر پس تو ہر طرح کی حمد و ثنا کا سزاوار ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ: جس دوران وہ آپ ﷺ کو ڈھونڈنے میں لگی ہوئی تھیں ان کا ہاتھ آپ کے پاؤں کے تلوؤں پر جا پڑا، کیوں کہ وہاں پر روشنی نہیں تھی جس میں وہ آپ ﷺ کو دیکھ سکتیں، وہ صرف ہاتھ سے ٹٹول رہی تھیں یہاں تک کہ ان کا ہاتھ آپ پر پڑا اور اس وقت آپ ﷺ سجدے میں تھے۔ جب عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ڈھونڈ لیا تو آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا: ”اللَّهُمَّ إني أَعُوذ بِرِضَاك من سَخَطِك“ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا کے ذریعے سے تیری ناراضی سے، یعنی اس (رضا) کی طرف اس (ناراضی) سے پناہ میں آتا ہوں، کسی بھی چیز کا علاج اس کی ضد سے کیا جاتا ہے، پس ناراضی کی ضد رضامندی ہے، اس لیے آپ اللہ تعالیٰ کی رضا کے ذریعے اس کی ناراضی سے پناہ مانگتے۔ ”وبِمُعَافَاتِكَ من عُقُوبَتِكَ“ اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عافیت کے ذریعے تیری سزا سے۔ ”وأعُوذ بِكَ مِنْكَ“ اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری ذات کے ذریعے سے، یعنی میں اللہ سے اللہ عز و جل کی پناہ میں آتا ہوں، اس لیے کہ صرف اور صرف اللہ ہی ملجا و ماویٰ ہے، اللہ کے عذاب سے اللہ عز و جل کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔ ”لا أُحْصِي ثَنَاءً عليك“ میں تیری تعریف کا شمار نہیں کر سکتا، یعنی میں تیری ثنا بیان کرنے میں جتنا بھی مبالغہ کر لوں مگر کما حقہ مکمل تیری ثنا بیان کرنے کی طاقت نہیں رکھتا اور سچ تو یہ ہے کہ میں قاصر ہوں کہ میری ثنا تیرے شایانِ شان ہو سکے۔ ”أنت كما أَثْنَيْتَ على نفسك“ تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے، یعنی میں تیری وہی ثنا بیان کرتا ہوں جو تو نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے،

کیوں کہ کسی فرد بشر کے لئے ممکن ہی نہیں کہ وہ اللہ کی اس سے بہتر ثنا بیان کرسکے جو اس نے خود اپنی ثنا بیان کی ہے۔

https://sunnah.global/hadeeth/ur/show/3566